مولانا عبدالرشید انصاری
مدیر ماہنامہ ''نور علی نور'' کراچی

روشن فکر عالم باعمل

مولانا اشرف علی قریشیؒ

کبھی ہوئی جو مرتب خلوص کی تاریخ　　لکھیں گے صفحہ اول پر لوگ نام تیرا

حضرت مولانا اشرف علی قریشیؒ کہنے کے بعد ''تھانوی'' کہنے کو زبان بیتاب ہو جاتی ہے' یہ نام نامی اسم گرامی اس نادرہ روزگار ہستی کا ہے جنہیں دنیا حکیم الامت اور مجدد ملت کے خطابات اور القابات سے یاد کرتی ہے۔ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ' کے ایک مسترشد حضرت سید حشمت علی المدنی فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ جب میں تھانہ بھون کی خانقاہ میں پہنچا اور حضرت تھانوی قدس سرہ' کی اتباع سنت سے بھرپور اعمال کو دیکھا اور حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا تو میرے دل نے کہا کہ حضور سرور کائنات ﷺ کے صحابہ ایسے ہی ہوں گے۔ دین توحید اور عشق مصطفیٰ کا رنگ آپ پر ایسا چڑھا کہ جو بھی صدقِ دل سے آپ کے پاس آتا آپ کا ہو جاتا۔ پشاور کے مولانا عبدالودود قریشیؒ بھی ان مسترشدین تھانہ بھون میں سے ہیں کہ جب انہوں نے حضرت حکیم الامت کے دست حق پرست میں بیعت کے لئے اپنا ہاتھ دیا تو انہی کے ہو گئے' انہیں مرشد حق سمجھا اور اپنی تمام محبتیں ان کے قدموں پر نچھاور کر دیں۔ یقیناً یہ روحانی رشتہ اور قلبی جوڑ ہی تھا جس کی بدولت مولانا عبدالودود قریشیؒ نے اپنے منجھلے بیٹے کا نام اشرف علی رکھا۔ یہ بچہ جو مولانا عبدالودود قریشی کے ہاں 1953 میں پیدا ہوا۔ مولانا ریحان گل قریشی کے خانوادے کا یہ گل سرسید جوان ہو کر مولانا اشرف علی قریشی بن گیا۔ مولانا ریحان گل قریشی کے پوتے اور مولانا عبدالودود قریشی کے صاحبزادے سے میری پہلی ملاقات 1972ء میں بجوڑی گیٹ پشاور کے جامعہ اشرفیہ میں ہوئی تو وہ جوان رعنا تھے۔ اسم بامسمی خوش مزاج اور خوش خوراک اور خوش مزاج اور خوشگفتار مولانا اشرف علی قریشیؒ اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا یوسف قریشی کی موجودگی میں انتہائی مؤدب اور بہت ہی کم گفتگو کر رہے تھے' ویسے ان کی یہ شان تادم واپسیں برقرار رہی کہ وہ سنتے زیادہ اور کم بولا کرتے تھے ہر معاملے میں پھانس اڑانا اور اپنی ٹانگ پھنسانا ان کی عادت نہیں تھی اور مومن کامل کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ وہ لایعنی اور بے فائدہ باتوں سے دور رہتا ہے۔

مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے صوبہ سرحد میں وزارت اعلیٰ کا قلم دان سنبھالا تو صوبائی دارالحکومت میں جمعیت علماء اسلام نے اظہار مسرت کے لئے کل پاکستان علماء کانفرنس کا اہتمام کیا۔ جس میں جانشین شیخ التفسیر ولی ابن ولی حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کے نظم پر حضرت علامہ مولانا مجاہد الحسینی کی قیادت میں حافظ محمد صادق حال مقیم مدینہ منورہ اور راقم السطور نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر ہمارا قیام جامعہ اشرفیہ بجوڑی گیٹ پشاور میں رہا۔ اس تاریخی اجتماع میں

شرکت کے بدولت بزرگ اکابر علماء میں سے پہلی زیارت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ رئیس جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کی نصیب ہوئی۔ جبکہ نوجوان علماء میں پہلی ملاقات مولانا اشرف علی قریشیؒ سے ہوئی۔ بہت ہی مرنجاں مرنج ملنسار اور نہایت مؤدب و مخلص ہستی کے مالک تھے۔ یہ ان کا اخلاص ہی تو تھا کہ ہمارے لئے انہوں نے پشاور کے کسی خاص اور اور اپنے پسندیدہ ہوٹل کا انتخاب کیا کہ اس ہوٹل کی خاص ڈش چپلی کباب پورے شہر میں معروف تھی۔

مولانا اشرف علی قریشی 53ء میں تولد ہوئے اور انہوں نے 53 سال کے عمر میں وفات پائی۔ انکی عمر عزیز کی گاڑی کا پہیہ ۱۷ اکتوبر کو رمضان المبارک کی ۱۳ تاریخ کو موت کے ڈھیر پر چڑھ گیا اور وہ اس دنیائے فانی کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر چلے گئے۔ اتنی تھوڑی سی عمر میں انکے چلے جانا ان کے صاحبزادوں مولانا ارشد علی، حافظ اسد علی کیلئے ہی نہیں بلکہ ان سے محبت اور احترام کا تعلق رکھنے والے ہر فرد کیلئے بہت بڑا صدمہ ہے۔

مولانا مرحوم کا اسم گرامی اشرف علی تھا، حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانویؒ سے اس نام کی نسبت نے مولانا کی شخصیت پر بڑا رنگ جمایا کہ امت کی اصلاح اور فلاح اسلام کی امن آفریں آفاقی پیغام کی اشاعت اور علوم و تعلیمات، قرآن اور سنت کی تدریس، اور تبلیغ ان کا مزاج بن گیا۔ یہ اسی نسبت ہی کے کرشمہ آرائی تھی کہ انہوں نے اپنے قلم اور زبان کو دین حق کی ترویج و اشاعت کے لئے وقف کر دیا۔ اور چند سالوں میں ۱۴ کتابیں ایسی لکھ دی اور شائع کر دی جو چودھویں رات کی چاند کی طرح تصنیف و تالیف کی آسمان پر نور بکھیرتی رہیں گی، ابلاغ اسلام کے لئے وہ کچھ اور بھی نہ کرتے تو انکی نو سو سے زائد صفحات پر مشتمل صاف ستھری تصنیف ''ارکان اسلام'' ہی کافی تھی عربی، اردو، فارسی اور پشتو پر انہیں عبور حاصل تھا اور چاروں زبانوں میں انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کا پیغام مخلوقِ خدا تک پہنچایا۔ ''ماہنامہ اشرف وصدائے اسلام'' کے صفحات پر مولانا اشرف علی قریشی کا قلم قارئین کے ایمان میں گرمی پیدا کرتا رہا۔

مولانا اشرف علی قریشی مرحوم کی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے بہت قریبی عزیزداری تھی انہیں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق بانی جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کی دامادی کا شرف حاصل تھا، اس نسبت اور قلب و روح کے تعلق کی بدولت مولانا کی محبوبیت ان کے چاہنے والوں میں بڑھتی چلی گئی مگر الیکشنی سیاست سے ہمیشہ دور رہے۔ سماجی خدمات اور فکری کام کی بدولت ہر مکتبہ فکر اور شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کے دلوں کے قریب ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ علماء اور طلباء تجار وکلاء اور اربابِ صحافت اور اصحاب فکر و دانش اور محنت کش طبقوں میں وہ یکساں احترام اور محبت کی نگاہ سے دیکھے جاتے رہے۔...... لوگ کہتے ہیں مولانا اشرف علی قریشی جیسی فیض رساں اور ملک و ملت کی خدمت گزار ہستی کو ابھی نہیں مرنا چاہیے تھا مگر زندگی اور موت کے خالق کی مرضی کے سامنے کسی کی نہیں چلتی۔ مولانا اشرف علی قریشی کے کرنے کے کام بہت باقی تھے کہ پیغام اجل آ گیا اور وہ چلے گئے۔ خصوصاً جامعہ اشرفیہ بجوڑی گیٹ پشاور میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ طلبا کے لئے جدید عصری علوم دنیوی فنی تعلیم کمپیوٹر ایجوکیشن کا اہتمام کر کے انہوں نے ملک اور قوم کو ترقی و فلاح اور نجات کی راہ دکھائی اور اپنے روشن فکر ہونے کا ثبوت فراہم کیا۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی مغفرت فرمائے۔ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کی فرزندان گرامی کو ان کا چھوڑا ہوا کام آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔